اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ
الفضل
قادیان دارالامان
ایڈیٹر غلام نبی
ٹیلیفون نمبر ۹۱
DAILY
AL FAZL QADIAN.
جلد ۲۷ | مورخہ ۲۴ محرم الحرام ۱۳۵۸ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۶ مارچ ۱۹۳۹ء | نمبر ۶۱

خلافتِ ثانیہ کا پچیس ۲۵ سالہ کامیاب دَور

۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء کو جب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنے چھ سالہ دورِ خلافت کے فرائض سرانجام دیکر وصال پایا۔ تو جماعت کے ایک حصہ نے خلافتِ ثانیہ کی بیعت سے روگردانی کرتے ہوئے بغاوت اختیار کی۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ جماعت کی اکثریت کو اپنے ساتھ شامل کرنے کے لئے انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رض کی وفات سے قبل ہی اندر ہی اندر ریشہ دوانیاں شروع کردی تھیں۔ کیونکہ ان کو یہ نظر آرہا تھا۔ کہ حضرت خلیفۂ اول رض کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی اولاد کے حق میں دعاؤں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بشارتوں۔ اولیاء امت کے رویا و کشوف۔ اور خود حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے کھلے کھلے اشاروں اور آپ کے طرزِ عمل کے ماتحت حضرت امیر المومنین مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ہی مسندِ خلافت پر جلوہ افروز ہونگے۔ چنانچہ انہوں نے جماعت میں تحریری اور تقریری طور پر یہ پراپیگنڈا شروع کردیا۔ کہ خلافت کی ضرورت ہی نہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جانشین فرد واحد نہیں بلکہ انجمن ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے اپنی قدرت کے زبردست ہاتھ کا کرشمہ دکھاتے ہوئے ان کے تمام منصوبوں کو خاک میں ملا دیا۔ اور آج سے ۲۵ برس پیشتر ۱۴۔ مارچ ۱۹۱۴ء کو آیتِ استخلاف کے ماتحت اللہ تعالےٰ نے حضور کو خلافت کی قمیص پہنائی۔ اور اس اہم منصب پر سرفراز فرمایا۔ جو اللہ تعالےٰ اپنے خاص محبوبین کو ہی عطا کیا کرتا ہے۔ جب نورِ صداقت کو ظلمتِ باطل چھپانے سے قاصر رہی۔ تو اس طائفہ نے اپنی ندامت پر پردہ ڈالنے کے لئے یہ کہنا شروع کردیا۔ کہ "ابھی بمشکل قوم کے بیسویں حصہ نے خلیفہ تسلیم کیا ہے۔" (پیغام صلح ۵ مئی ۱۴ء)

لیکن اللہ تعالےٰ نے ان کے اس قول کو بھی جھوٹا ثابت کردیا۔ اور اس نے جماعت کی اکثریت کو خلافتِ ثانیہ کی بیعت میں داخل کرکے معاندین کے اس دعوے کو تارِ عنکبوت کی طرح توڑ کر رکھ دیا۔ یہاں تک کہ پیغام صلح نے خود لکھا "اگر آج ان کے قبضہ میں اتنی بڑی جماعت اور دولت اور جائداد نہ ہوتی۔ تو یہ ان کی پھیلی بے ضرورت یا دوسرے لفظوں میں شیخی بازیاں بھی نہ ہوتیں۔" (پیغام صلح ۲۱ جولائی ۳۷ء) گویا کبھی یہ اعلان کہ جماعت کی اکثریت غیر مبایعین ہے۔ اور اقلیت مبایعین۔ اور کبھی یہ اعتراف۔ کہ اکثریت خلافت کے دامن سے ہی وابستہ ہے۔ پھر جب جماعت احمدیہ کی ترقی غیر مبایعین نے دیکھی۔ تو ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے لکھا۔ کہ:۔

"(۱) اگر وہ (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی) حضرت مسیح موعود کے بیٹے نہ ہوتے (۲) اگر یار لوگوں نے حضرت صاحب کی بعض مبہم پیشگوئیوں کو ان پر چسپاں کرکے عوام کو مغالطہ میں نہ ڈالا ہوتا۔ (۳) اگر قادیان میں ان کی سکونت نہ ہوتی (۴) اگر ابتداء سے مولانا نورالدین مرحوم نے ان کی ضرورت سے زیادہ عزت کرکے ان کو سر نہ چڑھایا ہوتا۔ . . . . تو یہ ان کی پھیلی بے ضرورت یا دوسرے لفظوں میں شیخی بازیاں بھی نہ ہوتیں۔" (پیغام صلح ۲۱ جولائی ۳۷ء)

مگر ہر شخص ادنےٰ تامل سے بھی سمجھ سکتا ہے۔ کہ یہ الفاظ اس ناکامی و نامرادی کا عبرتناک مرقع ہیں۔ جو غیر مبایعین کو خلافتِ ثانیہ کے مقابلہ میں پیش آئی۔ انہوں نے چاہا تھا۔ کہ جماعتِ احمدیہ کے شیرازہ کو منتشر کردیں۔ مگر اللہ تعالےٰ نے احمدیت کو وہ رفعت عطا فرمائی۔ کہ آج وہ یہ اقرار کرنے پر مجبور ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ نے حیرت انگیز ترقی کرلی ہے گو عداوت اور دشمنی کی وجہ سے وہ اس کے صحیح اسباب کو نہیں سمجھ سکے۔

بہرحال خدا تعالےٰ نے اس گروہ کی مخفی اور علانیہ ہر طرح کی کوششوں کے باوجود جماعت احمدیہ کی اکثریت کو خلافت کے ساتھ وابستہ کرکے بتا دیا۔ کہ حق پر کون ہے اور کس کے ساتھ خدا تعالےٰ کی تائید اور نصرت ہے۔ اس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کا ظہور بھی ہوگیا۔ جس میں فرمایا گیا تھا۔ کہ "خدا دو مسلمان فریق میں سے ایک کا ہوگا۔" (تذکرہ صفحہ ۶۹۲)

آج (۱۴ مارچ) خدا تعالےٰ کے فضل سے وہ مبارک دن ہے۔ جبکہ خلافتِ ثانیہ پر ربع صدی کا عرصہ گزر چکا ہے۔ اور آج وہ دن ہے۔ جبکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قائم کردہ سلسلہ پر بھی پچاس برس سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے۔

پس آج کا دن نہ صرف جماعت احمدیہ کے لئے ایک عظیم الشان خوشی کا دن ہے بلکہ غیر مبایعین میں سے سوچنے والوں کے لئے بھی خلافتِ ثانیہ کی حقانیت پر ایک روشن دلیل اور مخالفین احمدیت کے لئے صداقت احمدیت کا درخشندہ ثبوت ہے۔

اس عرصہ میں اللہ تعالےٰ نے احمدیت کو جو شاندار ترقی عطا فرمائی ہے۔ وہ تاریخ کے اوراق میں یقیناً سنہری حروف میں لکھی جائے گی۔ ہر حملہ جو احمدیت کے مٹانے کے لئے کیا گیا۔ وہ ناکام رہا۔ ہر وار جو اس آسمانی شجر کے استیصال کے لئے کیا گیا۔ وہ بجائے احمدیت کو نابود کرنے کے خود انہی کو نابود کرنے والا ثابت ہوا۔ جنہوں نے حملہ کیا۔

احمدیت جو پہلے ہندوستان اور صرف چند غیر ممالک میں محدود تھی۔ وہ بیسیوں ممالک میں پھیل گئی۔ لاکھوں نفوس احمدیت کی آغوش میں آگئے اور خدا تعالیٰ کا وہ نور جو قادیان کی مقدس سرزمین میں نازل ہوا تھا۔ اس نے اپنی تجلیات سے ایک عالم کو بقعہ نور بنا دیا۔ پھر جماعت نے تنظیم کے لحاظ سے بھی حیرت انگیز ترقی کی۔ اور علم اور عرفان کے باب میں بھی شاندار نقوش اہل عالم کے قلوب پر چھوڑے۔ یہانتک کہ آج بدترین معاند بھی یہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ ایک کام کرنے والی جماعت ہے۔ اور اس کے افراد کے اندر جو جوش اور فدائیت کا جذبہ پایا جاتا ہے۔ وہ بے حد قابل قدر اور لائق اقتداء ہے۔ مگر یہ تمام ترقی کس بات کی رہین منت ہے صرف اس بات کی کہ جماعت احمدیہ کی باگ ڈور ایک اولوالعزم خلیفہ اور واجب الاطاعت امام کے ہاتھ میں ہے جو خدا تعالیٰ کی رضامندی کے عطر سے ممسوح اور ظاہری اور باطنی علوم سے پُر ہے۔ وہی ہے جس کی شبانہ روز دعائیں اور ان تھک مساعی نے جماعت احمدیہ کو آسمان شہرت پر چودھویں کے چاند کی طرح چمکا دیا۔ وہی ہے جو روحانی مردوں کو زندہ کر رہا۔ اور دلوں کو جوش ایمان سے گرما رہا ہے۔ پس خلافت ایک بے بہا نعمت ہے۔ خلافت ایک بہترین انعام ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی قوم پر نازل کیا جاتا ہے خوش قسمت ہے وہ قوم جو اس انعام سے فائدہ اٹھاتی ہے۔ مگر بدقسمتی ان لوگوں کی جو اس شرف اور عظمت سے محروم ہیں۔ کاش ان کی آنکھیں کھلیں۔ اور کاش وہ بھی خلافت کے جھنڈے کے نیچے آجائیں۔ کیونکہ آج اس جھنڈے کے نیچے پناہ گزین ہونے کے سوا دنیا میں اور کہیں جائے امن نہیں ؛

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴ مارچ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج نو بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو ابھی سر درد کی شکایت ہے دعائے صحت کی جائے سیدہ ام طاہر احمد صاحب کی طبیعت بھی تا حال ناساز ہے احباب دعائے صحت جاری رکھیں

کل بعد نماز عصر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے محلہ دارالانوار کی مسجد کی بنیاد رکھی اور دعا فرمائی ؛

مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام کل بعد نماز عشاء مسجد محلہ دارالرحمت میں مولانا عبدالرحیم صاحب نیر نے ذکر حبیب پر تقریر کی۔ اور محلہ دارالفضل میں صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے نائٹ سکول کا افتتاح کیا۔ اور ضروری ہدایات دیں۔

احمدی خواتین قادیان کا اظہار غم و غصہ کے لئے جلسہ

۱۱ مارچ کو احمدی خواتین کا ایک غیر معمولی جلسہ ہوا۔ جس میں غلام محمد لاہوری کی حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی شان میں بدزبانی اور گستاخی کے خلاف اظہار ناراضگی کیا گیا۔ اور حکومت کو اس شرارت کے انسداد کی طرف توجہ دلائی گئی ؛ سیکرٹری لجنہ اماءاللہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا پیغام عرب ممالک کے نمائندوں کے نام

مسجد احمدیہ لنڈن میں امیر فیصل اور فلسطین کانفرنس کے مندوبین کا استقبال

سکرٹری امام صاحب مسجد احمدیہ لنڈن کی طرف سے حسب ذیل تار بنام "الفضل" موصول ہوا ہے۔ ہز رائل ہائی نس امیر فیصل اور فلسطین کانفرنس کے ڈیلیگیٹوں کا آج مسجد احمدیہ لنڈن میں مخلصانہ استقبال کیا گیا۔ اس تقریب کے متعلق دعوت نامہ منظور کرنے والے سعودی عرب۔ عراق۔ رومانیہ۔ البانیہ۔ اٹلی۔ جرمنی۔ سویڈن اور ارجنٹائن کے سفراء اور وزراء تھے۔ سر رابرٹ اور لیڈی ڈنسٹارٹ۔ سر ایڈورڈ میکلیگن۔ سر فیروز خان صاحب نون۔ سر لوئیس اور لیڈی ڈین۔ سر گاڈفری اور لیڈی ڈینیسپل۔ کرنل ڈگلس۔ سردار بہادر موہن سنگھ اور کئی دوسرے نائٹ۔ لیڈیز۔ ممبران انڈین۔ میڈیکل سروس اور ریٹائرڈ آرمی آفیسر شامل ہوئے۔ قریباً دو صد کا مجمع تھا۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا حسب ذیل پیغام عربی اور انگریزی میں پڑھا گیا۔

میری طرف سے ہز رائل ہائی نس امیر فیصل اور فلسطین کانفرنس کے ڈیلیگیٹوں کو خوش آمدید کہیں۔ اور ان کو بتادیں کہ جماعت احمدیہ کامل طور پر ان کے ساتھ ہے۔ اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامیابی عطا کرے اور تمام عرب ممالک کو کامیابی کی راہ پر چلائے۔ اور ان کو مسلم ورلڈ کی لیڈرشپ عطا کرے وہ لیڈرشپ جو ان کو اسلام کی پہلی صدیوں میں حاصل تھی ؛

امام صاحب نے فلسطین کانفرنس کی کامیابی کی امید ظاہر کی۔ اور اس کے لئے دعا بھی کی۔ نیز اس توقع کا اظہار کیا کہ برطانوی مدبرین انصاف انسانیت اور امن کے مفاد کی خاطر عربوں کے مبنی بر انصاف مطالبات کو پورا کرنے کی کوئی نہ کوئی راہ اور ذریعہ ضرور تلاش کریں گے۔ سعودی عرب کے منسٹر نے امیر فیصل کی طرف سے جوابی تقریر کی۔ اور تمام مسلم دنیا کی یگانگت پر زور دیا ؛

ایک خبیث الفطرت کی انتہائی گستاخی کیخلاف نیشنل لیگ قادیان کا جلسہ

قادیان ۱۴ مارچ۔ آج بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں مولوی اللہ دتا صاحب کی صدارت میں نیشنل لیگ قادیان کا ایک غیر معمولی جلسہ ہوا جس میں شیخ محمود احمد صاحب عرفانی سیکرٹری آل انڈیا نیشنل لیگ نے غلام محمد مقیم پیغام بلڈنگس لاہور کے ایک ٹریکٹ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا۔ کہ اس میں اس خبث باطن نے حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی ہتک کر کے جماعت احمدیہ کی انتہائی دلآزاری کی ہے۔ اس کے بعد مولوی ابوالعطاء صاحب نے تقریر کرتے ہوئے جب اس ٹریکٹ کے چند الفاظ سنائے۔ تو شور مچ گیا کہ ہم یہ الفاظ برداشت نہیں کر سکتے۔ اس کے بعد حسب ذیل ریزولیوشن باتفاق رائے منظور کیا گیا۔

نیشنل لیگ قادیان کا یہ اجلاس عام حکومت پنجاب کی توجہ غلام محمد (احمدیہ بلڈنگس لاہور) کے ٹریکٹ موسومہ "بیعت رضوان کی حقیقت" کی طرف مبذول کراتا ہے۔ جس میں اس نے حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی شان مبارک میں جنہیں لاکھوں انسان نہایت ہی محترم و معزز ہستی یقین کرتے ہیں۔ اور اپنی حقیقی ماؤں سے بھی زیادہ قابل عزت و احترام خیال کرتے ہیں۔ انتہائی بے باکی سے کام لیتے ہوئے ایسے گندے اور ناپاک الفاظ استعمال کئے ہیں جنہیں پڑھ کر ہر شریف انسان کا خون کھولنے لگتا ہے۔ حکومت کا فرض ہے۔ کہ وہ اس شرارت کا فوری سدباب کرے۔ اور اس خبیث الفطرت انسان کے خلاف ایسی موثر کارروائی کرے جس سے آئندہ کسی کو ایسی شرارت کی جرأت نہ ہو۔ نیز اس پریس کے خلاف بھی مناسب کارروائی کی جائے۔ جس میں ایسا گندہ اور اشتعال انگیز ٹریکٹ شائع ہوا ہے ؛

"پیغام صلح" میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کھلی ہتک

"الفضل" کی ایک گزشتہ اشاعت میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر غیر مبائعین کی افترا پردازی کا ذکر ہو چکا ہے - یہ تو ابتدائی مظاہرہ تھا - صد حیف کہ یہ منکرین خلافت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہتک سے بھی نہیں چوکتے - اور بنتے ہیں بے حسن واحسان میں مسیح موعود کے نظیر کی مخالفت کا - اور یہ انجام ہے اس بغض وعناد - اور تعصبات کی آگ کا - جو غیر مبائعین کی رگ رگ میں شعلہ زن ہے - اور جس کی خطرناک چنگاریاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بھی پھینکی جانے لگی ہیں - ان دنوں چودھری محمد اسمٰعیل صاحب اپنے امیر قوم کی تعریف و توصیف میں رطب اللسان ہیں - اور پیغام صلح کے اوراق پر "قادیانیوں" کے خلاف جہاد لڑ رہے ہیں - لیکن درحقیقت یہ جہاد "قادیانیوں" سے نہیں - بلکہ حکم وعدل سے لڑا جا رہا ہے "قادیانی منطق" کے عنوان سے چودھری صاحب ایک واقعہ لکھتے ہیں - کہ

"کچھ عرصہ ہوا - ایک بزرگ سے جو قادیانی علماء میں امتیازی درجہ رکھتے ہیں - مجھے ملاقات کا فخر حاصل ہوا - .... انہوں نے فرمایا - کہ مولوی محمد علی کو حضرت صاحب کا بہت بڑا دشمن ہے - میں نے کہا - مجھے اب تک یہی معلوم ہے - کہ اس سے بڑھکر حضرت صاحب کا عاشق اور فدائی کوئی نہیں اگر آپ کو کوئی بات ایسی معلوم ہو - جہاں عداوت ثابت ہو - تو فرما دیجئے - فرمایا - اس نے لکھا ہے - کہ مسیح ناصری کا باپ تھا - میں نے کہا - کہ آپ تنا کیسے سے حضرت صاحب کے ساتھ عداوت کیسے ہوگئی - حضرت صاحب کی بعثت کی بڑی غرض یہ تھی - کہ مسیح کی فرضی خدائی کا رد کیا جائے - اور اس کا بلا باپ ہونا بھی خدائی کا ایک ثبوت بیان کیا جاتا ہے - اس سے تو حضرت صاحب کی بعثت کی غرض کو تقویت ہوتی ہے - کہ مولوی صاحب کہاں دشمن ہے؟"

(پیغام صلح ۳ مارچ)

ناظرین دیکھیں - کہ یہ لوگ کیا کیا گل کھلا رہے ہیں - حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت کے دعاوی تو ہیں - لیکن حقیقت سے عاری - ان کے دلوں سے حضرت اقدس کی حقیقی محبت ناپید ہو چکی ہے - ورنہ اس بے باکی اور جسارت کی جرأت نہ کرتے جو خط کشیدہ سطور سے ظاہر ہے - کاش کہ ان میں کوئی غور کرنے والا ہو - تو وہ سوچے کہ کاسر الصلیب مسیح موعود تو تمام عمر نہایت تحدی اور شدومد سے مسیح علیہ السلام کو بے باپ پیش کرتے ہیں - آپ کی جمیع جماعت میں مولوی محمد علی صاحب بھی یہی عقیدہ رکھتے تھے - لیکن چودھری صاحب کے نزدیک یہ الوہیت مسیح کا ایک سہارا ہے - جس کو کاسر الصلیب نے توڑ نہ توڑا - مگر چشم بد دور وہ توڑنے والے ہیں مولوی محمد علی صاحب - گویا ان کے نزدیک کسر صلیب میں جو کسر رہ گئی تھی - وہ کاسر الصلیب کی وفات کے بعد مولوی محمد علی صاحب نے پوری کر دی - اور ان کے رفقاء کار نے آمنا و صدقنا کہہ کر مسیح موعود کی بعثت کے مقصد کو تقویت پہنچائی - مگر طبیعت جھکتی ہے - اور روح نفرت کھاتی ہے اس ناشائستہ - ناواجب اور تمسخر انگیز بیان سے کہ

تم ہی سے اے سوچنے والے کدھر گئے -

ذرا غور تو کرو جب کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسر صلیب کا اہم کام حضرت مسیح موعود کا حصہ ٹھہرایا - تو یہ کیونکر ممکن ہے کہ کاسر الصلیب کا مصداق "اتمام حجت" کی تلوار سے عیسائیت کے تمام سہاروں کو توڑ پھینکے - الوہیت مسیح کی عمارت منہدم کر دے لیکن ولادت مسیح بن باپ کی تردید کرنے کے بلکہ تصدیق کرتے ہوئے - نعوذ باللہ عیسائیت کی ایک گونہ حمایت کرے - اور پھر تمام عمر ایسی خطرناک غلطی پر قائم رہے - شائد آپ کہیں - کہ ایسی غلطی پر قائم رہنے میں مضائقہ ہی کیا ہے - مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایام صلح میں یہ فرماتے ہیں

"اللہ تعالیٰ مجھے غلطی پر قائم نہیں رہنے دیتا"

چنانچہ خواجہ کمال الدین صاحب بھی یہی لکھتے ہیں "کیا وہ مسیح موعود جو ہمارے ایمان کے مطابق وحی خفی سے ہمیشہ پرورش پایا تا تھا - کیا وہ اس جماعت میں سے نہیں تھا جس کو خدا تعالیٰ غلطی پر قائم نہیں رہنے دیتا" (اندرونی اختلافات سلسلہ احمدیہ کے اسباب صہ ۱۰)

پس اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ولادت مسیح بن باپ کو تسلیم کرتے ہوئے اپنے مقصد کی تقویت سے غافل تھے - تو اس خطرناک غلطی پر آپ کیونکر قائم رہ سکتے تھے الغرض یہ چودھری صاحب کی دوسری نوازش ہے - اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کھلی ہتک ہے۔

پھر اگر چودھری صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں کو بے وقعتی کی نظر سے نہ دیکھتے - ان سے بے اعتنائی نہ برتتے تو ان کو بخوبی معلوم ہوتا - کہ وہ جس دلیل الوہیت مسیح کی تردید واقعات کا سہارا انکار کی صورت میں کرتے ہیں - اس کی تردید حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بالصراحت کر دی ہے - حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو ولادت مسیح کے مسئلہ کو ایسا صاف کیا - ایسے صاف و صریح دلائل سے اس سہارے الوہیت مسیح کے استنباط کو رد کیا - کہ نصاریٰ کو دم مارنے کی جرأت نہیں - چودھری صاحب کے خیال میں ولادت مسیح بن باپ سے انکار کرنا ضروری ہے کیونکہ بایں صورت "حضرت صاحب کی بعثت کی غرض کو تقویت پہنچتی ہے" حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بعض عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی یہ خصوصیت پیش کی تھی - کہ وہ بغیر باپ کے پیدا ہوئے ہیں - تو اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف کی اس آیت میں جواب دیا - ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم خلقہ من تراب ثم قال لہ کن فیکون - یعنی عیسیٰ کی مثال آدم کی مثال ہے - خدا نے اس کو مٹی سے پیدا کیا - پھر اس کو کہا - کہ ہو جا - سو وہ ہو گیا - ایسا ہی عیسیٰ ابن مریم مریم کے خون سے اور مریم کی منی سے پیدا ہوا - پھر خدا نے کہا - کہ ہو جا - سو وہ ہو گیا - پس اتنی بات میں کونسی خدائی اور کونسی خصوصیت اس میں پیدا ہو گئی - موسم برسات میں ہزارہا کیڑے مکوڑے بغیر ماں اور باپ کے خود بخود زمین سے پیدا ہو جاتے ہیں - کوئی ان کو خدا نہیں ٹھہراتا - کوئی ان کی پرستش نہیں کرتا - کوئی ان کے آگے سر نہیں جھکاتا - پھر خواہ نخواہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت اس قدر شور کرنا اگر جہالت نہیں - تو اور کیا ہے" براہین احمدیہ حصہ پنجم صہ ۲۹ ملخص ہذا القیاس دیکھئے ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صہ ۲۲۱ - حقیقۃ الوحی صہ ۴۲ حاشیہ تحفہ گولڑویہ صہ ۱۱۲ - نسیم دعوت صہ ۱۶ ۔

پھر فرماتے ہیں "ہمارا یہی مذہب ہے کہ وہ بن باپ پیدا ہوئے - اس کا زبردست ثبوت یہ ہے - کہ یحیٰی اور عیسیٰ کا قصہ ایک ہی جگہ بیان کیا ہے - پہلے یحیٰی کا ذکر کیا - جو بانجھ سے پیدا ہوئے - دوسرا قصہ مسیح کا اس کے بعد بیان فرمایا - جو اس سے ترقی پر ہونا چاہئے تھا - اور وہ یہی ہے - کہ بن باپ پیدا ہوئے اور یہی امر خارق عادت ہے - اگر بانجھ سے پیدا ہونے والے یحیٰی کے بعد باپ سے پیدا ہونے والے کا ذکر ہوتا ہے - تو اس میں خارق عادت کی کیا بات ہوئی - اور عیسائی جو ان کے بن باپ ہونے پر خدا بناتے ہیں - اس کا جواب دوسری جگہ دے دیا - ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم اب اگر بن باپ پیدا ہونے والا خدا ہو سکتا ہے تو پھر جس کا ماں اور باپ دونوں نہ ہوں - تو وہ بدرجہ اولیٰ خدا ہوگا - مگر ان کو وہ خدا نہیں مانتے - اور ایسا ہی یحیٰی کو بھی خدا نہیں مانتے کیونکہ وہ بانجھ سے پیدا ہوئے تھے" (الحکم ۲۰ نومبر)

کہئے چودھری صاحب کیا کسر صلیب میں آپ کی سراسر بیہودہ اعانت کی کچھ ضرورت ہے؟

اب آپ ذرا اپنی بے باکی ملاحظہ کریں - چودھری صاحب نے اپنے مضمون میں مولوی محمد علی صاحب کی معصومیت کے راگ بھی الاپے ہیں - مگر اس کے متعلق میں سوائے اس کے کیا کہوں - کہ وہ زمانہ بیت گیا - جب مولوی محمد علی صاحب نیک تھے اور نیک ارادے رکھتے تھے"

بالآخر چودھری صاحب لکھتے ہیں - کہ یہ الہام ہے - کہ ہم مسیح موعود علیہ السلام کے اہل بیت سے بغض و عناد رکھتے ہیں - اس کے برعکس ہمیں تو حضرت صاحب کی اولاد سے بہت محبت ہے - تمہاری محبت ناکھلا ہے؛ اور کونسی محبت ہے - یہ الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے کا مصداق نہیں تو اور کیا ہے - مصری اٹھے - تو ان کا اگال چبانے والے غیر مبائعین - اگر احراری دندنائے - تو ان کی پیٹھ ٹھونکنے والے غیر مبائعین - اگر اہلبیت پر دلخراش اور گندے بہتان لگائے گئے - تو مولوی محمد علی صاحب مرحوم نے اپنے قلم کو اس گند سے ملوث کیا - اور دوسروں کو بھی اس غلاظت پر مونہہ مارنے کی دعوت دی - یہی ہے محبت - رہنے دیجئے اپنی وفاداریاں - یہ خونچکاں داستان نہ سنئے اور یہ ذکر نہ چھیڑئے - کیونکہ - واقف ہیں خوب آپ کی طرز وفا سے ہم - اظہار التفات کی زحمت نہ کیجئے -

خاکسار محمد شریف سکرٹری خدام الاحمدیہ لائلپور

خدا تعالیٰ نے کس طرح دو بار موت کے مونہہ سے بچایا

میں اس رحیم و کریم خدا کا شکر کس زبان سے ادا کروں جس نے علاوہ ان بیشمار انعامات و کرام کے دو بار مجھے موت کے پنجہ سے چھڑایا۔ میرا ایمان ہے کہ ہر دو بار میرے بچنے کی وجہ صرف یہ تھی۔ کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک ادنےٰ خادم ہوں۔ خداوند تعالےٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ کہ دونوں حادثات سے اس نے مجھے صحیح و سلامت بچا لیا۔ آج میں ناظرین الفضل کے لئے ان واقعات کو قلمبند کرتا ہوں۔

پہلا واقعہ یوں ہوا کہ ۷ مارچ ۱۹۲۸ء کو میں اپنے عہدہ اسسٹنٹ کمشنری کا چارج بنوں میں دے کر اپنے گاؤں چارباغ آیا جو کہ بنوں سے ۱۸۲ میل دور ہے۔ اسی رات کو میں نے خواب دیکھا کہ ڈاکٹر محمد دین صاحب کھاریاں ضلع گجرات والے مجھے کہہ رہے ہیں۔ "دلاور خاں صدقہ دو"۔ تین بار انہوں نے اپنا فقرہ دوہرایا۔ جس پر میں نے ان کو جواب دیا کہ میں کیوں صدقہ نہ دونگا۔ جبکہ ایک ہاتھی زندہ مجھے نگل گیا تھا۔ اور میں زندہ اس کے پیٹ سے واپس نکل آیا۔ اس سے بڑھ کر میرے لئے کیا معجزہ ہو سکتا ہے۔ میں نے دیکھا کہ ہمارے پاس دو تین نوجوان بھی کھڑے ہیں۔ جنہوں نے یہ بات سن کر میرا مسخر اڑایا۔ گویا کہ میں نے جھوٹ بولا ہے۔ اس پر میں نے ان سے کہا کہ تم لوگ یوں سمجھ لو۔ کہ ہاتھی نے مجھے اپنی سونڈ میں پکڑ کر پیچھے پھینک دیا۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

میں نے یہ خواب اپنی بیوی اور بڑی لڑکی کو سنایا۔ جس پر میری بیوی نے دو بکرے ذبح کر کے صدقہ دیا۔ ۱۴ مارچ میں اپنے گاؤں سے ٹانک کو موٹر پر روانہ ہوا جو کہ بنوں سے ۵۰ میل آگے ہے۔ جب میں خورم نامی گاؤں کے نزدیک پہونچا۔ جہاں سے بنوں قریباً ۳۴ میل دور ہوگا۔ تو میں نے دیکھا کہ ایک عورت ہاتھ سے بچے کو پکڑے ہوئے سڑک پر آگئی۔ میں نے ہارن دیا۔ تو وہ کھڑی ہوگئی۔ لیکن جب میری موٹر اسکے قریب پہونچی۔ تو وہ مع بچہ کے موٹر کے سامنے ہوگئی۔ میں نے ان کے لئے خطرہ محسوس کرتے ہوئے فوراً اپنی موٹر سڑک کے کنارے کچی زمین کی طرف موڑی۔ موٹر اس وقت قریباً ۳۵ میل کی رفتار پر تھی۔ جونہی کہ موٹر سڑک سے نیچے اتری۔ سامنے ایک بڑا عمیق گڑھا تھا جہاں سے مٹی نکالی گئی تھی۔ اور جو موٹر کے سائز سے قدرے بڑا تھا۔ موٹر چونکہ تیز رفتار پر تھی۔ اور گڑھا بالکل قریب تھا۔ میں اس کو قابو نہ کر سکا۔ اور میری موٹر گڑھے میں اس طرح گر کر الٹ گئی کہ چاروں پہیے اوپر اور چھت نیچے زمین سے لگ گئی۔ میرا نوکر گلاب میرے ہمراہ اگلی سیٹ میں بیٹھا ہوا تھا۔ فوراً اس وقت میری آنکھوں کے سامنے میرے خواب والا نظارہ پیش ہوا۔ میں نے کہا کہ یہی ہاتھی کا پیٹ ہے جس میں میں داخل ہوا تھا اب خداوند کے فضل سے زندہ باہر نکلونگا میں نے نوکر سے پوچھا تمہارا کیا حال ہے۔ کوئی چوٹ تو نہیں آئی۔ اس نے کہا میں بالکل صحیح و سلامت ہوں۔ پھر میں نے کوشش کر کے اپنے سائڈ والا دروازہ کھولا جس سے میں اندر داخل ہوا تھا۔ اور باہر نکل آیا۔ گاؤں قریب تھا وہاں کے لوگوں کو جمع کر دیا۔ اور موٹر کو گڑھے سے نکالا۔ اس وقت میں نے ان کو اپنا خواب بھی سنایا۔ جس پر بعض نے کہا کہ تمہاری بیوی نے بڑی دانائی سے کام لیا۔ کہ قبل از وقت صدقہ ادا کر دیا۔ پھر اسی موٹر میں بیٹھ کر ہم اسی دن ٹانک پہونچ گئے۔

دوسرا واقعہ یوں ہوا شب درمیان ۲۷ و ۲۸ فروری جبکہ میں تین بجے نماز تہجد کے لئے اٹھا تو میرے اپنے آپ کو اچھی تصرف میں پایا۔ میں نماز میں زار زار رویا۔ اپنے لئے اور اپنے بچوں کے لئے دعائیں مانگیں۔ اس دعا کا ایک حصہ یہ بھی تھا۔ جو کہ میں ہمیشہ مانگا کرتا ہوں۔ یارب مجھے۔ اور میری بیوی کو دیندار وصالح بنا۔ اور ہمیں لمبی زندگی عطا کر۔ ربنا توفنا مع الابرار۔ اس صبح کو ہم نے پشاور آنا تھا۔ اس لئے ناشتہ کرنے کے بعد پشاور روانہ ہوئے۔ جو کہ میرے گاؤں سے ۶۳ میل دور ہے جب ہم رسالپور چھاؤنی پہونچے۔ تو سامنے سے ایک گورہ سرکاری لاری چلاتا ہوا آیا۔ ڈرائیور نے خیال کیا کہ شائد وہ شراب کے نشے میں ہے۔ کیونکہ وہ لاری سیدھی ہماری موٹر کی جانب لا رہا تھا۔ اس پر میرے ڈرائیور نے اپنی موٹر کو سڑک کے دائیں طرف کر دیا۔ تاکہ لاری سے اسکو بچائے۔ اس پر اس لاری نے ہماری موٹر کو ایک شدید ٹکر دی۔ جس پر ہماری موٹر کا اگلا حصہ بالکل تباہ ہوگیا۔ میں اور میرا ڈرائیور چونکہ اگلی سیٹ میں تھے۔ ہم دونوں بیہوش ہوگئے۔ میری بیوی اور ایک نوکرانی پچھلی سیٹ میں تھیں۔ وہ ہوش میں رہیں۔ رسالپور سے پشاور قریباً ۲۲ میل دور ہے۔ کسی نے میری بڑی لڑکی کو ٹیلیفون پر اطلاع دی۔ کہ تمہارے والد کو رسالپور میں حادثہ پیش آیا ہے۔ اور وہ فوجی ہسپتال میں بے ہوش پڑے ہیں۔ اس نے سنتے ہی فوراً حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خدمت میں دعا کے لئے تار دیا۔ اور اس کے بعد معہ اپنے دو چھوٹے بھائیوں اور دو بہنوں کے رسالپور کو روانہ ہوگئی۔ سخت بارش برس رہی تھی۔ ہسپتال سے باہر کسی نے ان کو بتایا۔ کہ خان بہادر صاحب کی بیوی کو بھی زخم آئے ہیں۔ اس پر اس نے فوراً اپنے بھائی کو بھیجا۔ تاکہ ہمیں دیکھنے سے پیشتر وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں ایک دوسرا تار دے۔ تاکہ دونوں کے لئے آپ دعا فرمائیں۔ پھر وہاں سے ہمیں ایمبولنس کار میں پشاور لایا گیا۔ میں شام تک بیہوش رہا۔ پشاور پہونچکر مجھے ہوش آیا۔ دوسرے دن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں میں نے خود خط تحریر کیا۔ جس کے جواب میں حضور نے فرمایا۔ کہ آپکی بیٹی کا تار پہونچنے پر میں نے دُعا مانگی تھی۔ یہ خداوند تعالےٰ کے فضل اور حضور کی دعا کی قبولیت کا بھی ایک زندہ نشان ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے مجھے اور میری بیوی کو معہ ڈرائیور اور نوکرانی کے موت اور دیگر شدید زخموں سے بچا لیا میں ایک بار پھر خدا تعالےٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہوں۔ جس نے ہمیں بچایا۔

میں ابوالفضل محمود صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جس کو کسی نے میری موت کی اطلاع دی۔ اس پر اس نے ساری رات میرے لئے دعائیں مانگیں۔ اسی رات خدا نے میرے متعلق اسے خواب میں دکھایا۔ کہ میں بالکل تندرست ہوں۔ اور یہ کہ مجھے لمبی زندگی عطا کی جائے گی۔ اور دنیاوی ترقی پاؤنگا۔ پشاور کی جماعت نے بھی میرے لئے خاص کر دعائیں مانگیں۔ میں ان سب کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔

میں ۱۹۰۱ء کے آخر میں جماعت احمدیہ میں داخل ہوا۔ میں نے جس دن یہ سنا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسیحیت کا دعوےٰ کیا ہے۔ میں نے اسی دن صادق مان لیا۔ اس کے بعد میں نے بیشمار روحانی و دنیاوی فیوض احمدیت کی بدولت حاصل کئے ہیں۔ میری بیشمار دعائیں قبول ہوئی ہیں۔ اور بہت سے اہم واقعات مجھے قبل از وقت دکھائے گئے ہیں۔ میری دنیاوی ترقی کا راز صرف اس میں ہے کہ میں احمدی ہوں۔ کبھی کبھی یہ بات میرے دل میں آتی ہے۔ کہ میں اپنے احمدی بھائیوں کے ازدیاد ایمان کے لئے ان بے شمار انعامات کا ذکر کروں۔ جو احمدیت میں داخل ہونے کے بعد خداوند ذوالجلال والاکرام نے مجھ پر کئے ہیں۔ ماسوا میرے ہزاروں احمدی بھائی اور بھی ہیں۔ جن پر خدا کے بیشمار انعامات صرف احمدیت میں داخل ہونے کے بعد نازل ہوئے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے بعض اکرام مجھ پر حیرت انگیز ہیں۔ اور میری بعض دعائیں بھی حیرت انگیز طور پر قبول کی گئی ہیں۔ خاکسار محمد دلاور خان اسسٹنٹ کمشنر پشاور (خان بہادر ایم۔ بی۔ ای)

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

سپین میں اطالوی افواج

اس خبر کی تصدیق ہو چکی ہے۔ کہ جنرل فرانکو نے مسولینی سے کہدیا ہے۔ کہ اطالوی افواج کو واپس بلا لیا جائے۔ لیکن اب تک مسولینی نے اس کا کوئی جواب سرکاری طور پر نہیں دیا۔ اور یہ خیال عام ہے۔ کہ مسولینی جب تک اپنی فوجی امداد کا معاوضہ سپین میں بعض مخصوص مراعات کی صورت میں حاصل نہیں کر لیتا۔ وہ اپنی افواج کو واپس نہیں بلائے گا۔ ان حالات کی وجہ سے جنرل فرانکو عجیب مصیبت میں ہے۔ ملکی مالی حالت ابتر ہے۔ اور جب تک کہیں سے بہت سا روپیہ بطور قرض نہ ملے نہ وہ اپنی حکومت قائم کر سکتا ہے۔ نہ کوئی اور تعمیری کام کیا جا سکتا ہے۔ اور دنیا کی اقتصادی حالت ایسی ہے۔ کہ جرمنی۔ اٹلی اور فرانس میں سے کوئی ملک اسے کوئی رقم بطور قرضہ نہیں دے سکتا۔ لے دے کر ایک انگلستان رہ جاتا ہے۔ جو اسے ایک معقول رقم بطور قرض دے سکتا ہے۔ اور اس نے اس پر آمادگی بھی ظاہر کی ہے لیکن اس کے ساتھ یہ شرط لگا دی ہے کہ تمام غیر ملکی فوجوں کو سپین سے نکال دیا جائے۔ اس صورت نے فرینکو کو عجیب مصیبت میں ڈال رکھا ہے۔ مسولینی سے بگاڑ کی نہ اس میں جرأت ہے۔ اور نہ طاقت کہ اس کی فوجوں کو زبردستی نکال دے۔ اور اگر وہ نہ نکلیں۔ تو کام چلانے کے لئے پیسہ پاس نہیں۔ اس وجہ سے بین الاقوامی سیاسیات کے مستقبل کا مدار اس رویہ پر ہے۔ جو فرینکو اختیار کرے گا۔ اگر اس نے مسولینی کا ساتھ چھوڑ کر انگلینڈ کا مقروض ہونا گوارا کر لیا۔ تو یقینی امر ہے۔ کہ یورپ کے پالٹیکس میں اس سے انقلاب آ جائے گا۔

جنگ چین و جاپان

ایسوشی ایٹڈ پریس آف امریکہ کے نامہ نگار مسٹر جی ایل ایپسن مشرق اقصےٰ میں پانچ سال کے قیام کے بعد جس میں سے تین سال چین میں گذارے گئے۔ واپس جاتے ہوئے کراچی سے گذرے تو انہوں نے ہندوستان کے ایسوشی ایٹڈ پریس کو ایک بیان دیا جس میں جنگ چین و جاپان کے متعلق بہت پتہ کی باتیں کہی ہیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ بے شک جاپان نے چین پر بہت سختی کی ہے۔ اور اسے اپنی طاقت سے مرعوب کرنا چاہا ہے۔ لیکن اس کا نتیجہ چین کے حق میں یہ نکلا ہے۔ کہ چینیوں کی رگ قومیت و حریت پھڑک اٹھی ہے۔ اور وہ متحد ہو کر اس کا مقابلہ کرنے کے قابل ہو گئے ہیں۔ جاپان کو اس جنگ میں جو کامیابی اسوقت تک ہوئی ہے۔ اس کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے۔ کہ چین کے کل ساڑھے سات سو اضلاع میں سے وہ اب تک صرف پچاس اضلاع پر قبضہ کر سکا۔ اور باقی سات سو بدستور چین کی مرکزی حکومت کے ماتحت ہیں۔ علاوہ ازیں جاپان اسوقت شدید مالی مشکلات میں مبتلا ہے۔ اور اگر مجبور ہو کر چین نے روسیوں سے معاہدہ اتحاد کر لیا۔ تو جاپانیوں کیلئے سخت مشکلات کا سامنا ہوگا۔ نامہ نگار مذکور نے پورے وثوق کے ساتھ اپنی اس رائے کا اظہار کیا ہے۔ کہ چین کو انجام کار فتح حاصل ہوگی۔ اور یہ جنگ جاپان کے لئے سخت سیاسی اور اقتصادی مشکلات کا موجب بن جائیں گی۔

روس کے ڈکٹیٹر موسیو سٹالن کی اہم تقریر

۱۲ مارچ کو کمیونسٹ پارٹی کانگرس کی اٹھارویں کانفرنس کے موقعہ پر روس کے ڈکٹیٹر موسیو سٹالین نے ایک ہنگامہ خیز تقریر کی۔ جس میں روس کی غیر ملکی پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ کہ روس ایسی پالیسی پر عمل پیرا ہے۔ جو دنیا میں امن و امان قائم کر سکے۔ اور وہ تمام ممالک کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم رکھنا چاہتا ہے۔ برعکس اس کے امریکہ۔ فرانس اور برطانیہ دنیا میں آتش جنگ مشتعل کرنا چاہتے ہیں۔ ان کی پالیسی یہ ہے۔ کہ اپنے مفاد اور دوسرے ملکوں پر اپنا اقتدار و تسلط برقرار رکھنے کے لئے دنیا کو جنگ کی آگ میں جھونک دیں۔ جو ممالک سرحدیں پار کرنے کے منصوبے کر رہے ہیں۔ روس فوراً ان کا مقابلہ کرے گا۔ اور ہم ان قوموں کی امداد کریں گے جن پر طاقتور ظلم کریں گے۔ بعض استعماری بالخصوص فسطائی حکومتیں روس میں اپنے ایجنٹ داخل کر رہی ہیں۔ لیکن روس نے ان کے منصوبوں کو خاک میں ملا دیا ہے۔ جاسوسی کے متعلق ان کے طریقے ہمارے ہاں بہت بری طرح ناکام ہوئے ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ کوئی بڑے سے بڑا دشمن بھی روس کو تباہ نہیں کر سکتا۔ اور اگر کسی نے ہماری طرف رخ کیا۔ تو اسے سرحد پر ہی کچل دیا جائے گا۔

سلواکیہ میں آزاد حکومت کے قیام کی سازش

پراگ سے ۱۰ مارچ کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ چیکو سلواکیہ میں ایک سازش کا انکشاف ہوا ہے۔ جس کا مقصد سلواکیہ میں ایک مستقل حکومت قائم کرنا تھا۔ اس وجہ سے وزیر اعظم نے سلواک وزراء کو برطرف کر دیا ہے۔ سلواکیہ کے اہم مراکز کی طرف چیک افواج بھیجدی ہے اور سلواک لیڈروں کو ان کے گھر میں نظر بند کر کے پہرے لگا دئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ جرمن نازی پارٹی کے ممبروں کو غیر مسلح کیا جا رہا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ بعض سلواک لیڈروں نے ہٹلر سے مداخلت کی درخواست کی ہے۔ وزراء کی برطرفی کی وجہ سے وزارت کو مستعفی ہونا پڑا۔ اور نئی وزارت قائم کی گئی۔ لیکن نئے وزیر اعظم بھی اعتدال اور ترقی پسند عناصر میں سمجھوتہ نہیں کرا سکے۔ ترقی پسند عنصر کامل آزادی کے مطالبہ پر اڑا ہوا ہے۔ سابق وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے۔ کہ سلواکیہ ہر ہٹلر کے ماتحت آزادی چاہتا ہے۔ ہٹلر ان تمام حالات کا بنظر غائر مطالعہ کر رہا ہے۔ سابق وزیر اعظم اس کی دعوت پر برلن گیا ہے۔ اس نے آسٹریا کے الحاق کی سالگرہ میں شرکت کے لئے دی آنا جانا بھی ملتوی کر دیا ہے۔ چیکو سلواکیہ میں جرمنوں کے ساتھ انتہائی بدسلوکی کی اطلاعات برلن میں برابر گشت کر رہی ہے۔ اور بالکل ویسے ہی حالات پیدا ہو رہے ہیں۔ جیسے ستمبر ۱۹۳۸ء میں تھے۔ اور اس سے شبہ کیا جاتا ہے۔ کہ کوئی نیا گل کھلنے والا ہے۔ گو چیکو سلواکیہ گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ جرمنی اب اس کے معاملات میں کوئی مداخلت نہیں کرے گا۔

اہم ملکی حالات اور واقعات

آل انڈیا کانگرس کی قراردادیں

۱۲ مارچ کو کانگرس کے کھلے اجلاس میں پنڈت پنت وزیر اعظم یو۔پی نے حسب ذیل ریزولیوشن پیش کیا:۔

صدارتی انتخاب کے نتیجہ کے طور پر۔ اور صدر کے انتخاب کے بعد کانگرس اور ملک میں جو غلط فہمیاں پیدا ہوگئی ہیں ان کو دور کرنے اور کانگرس کی پوزیشن کو واضح کرنے کے لئے یہ کمیٹی اعلان کرتی ہے۔ کہ گذشتہ برسوں میں گاندھی جی کی راہ نمائی میں کانگرس کا جو بنیادی پروگرام اور پالیسی رہی ہے۔ کانگرس اسی پر کاربند رہے گی۔ اس کمیٹی کی یہ قطعی رائے ہے کہ اس پالیسی میں کوئی تبدیلی نہ کی جائے۔ اور آئندہ بھی کانگرس کے پروگرام پر یہی پالیسی اثر انداز رہے۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی ورکنگ کمیٹی کے گذشتہ سال کے کام پر اعتماد کا اظہار کرتی ہے۔ اور اس بات پر افسوس ظاہر کرتی ہے کہ کمیٹی کے کسی ممبر پر کوئی الزام لگایا جائے۔ آئندہ سال پیش آنے والی نازک صورت حالات کے پیش نظر۔ اور اس امر واقعہ کے پیش نظر کہ صرف گاندھی جی اس قسم کی نازک صورت حالات میں کانگرس اور ملک کی راہ نمائی کر سکتے ہیں۔ کمیٹی اس بات کو ضروری خیال کرتی ہے۔ کہ کانگرس کی اگزکٹو مہاتما جی پر پورے اعتماد کا اظہار کرے۔ اس لئے وہ کانگرس پریذیڈنٹ سے درخواست کرتی ہے۔ کہ وہ آنے والے سال کے لئے مہاتما جی کی خواہش کے مطابق ہی ورکنگ کمیٹی کے ممبر نامزد کریں۔

اس کے متعلق جو ترامیم پیش کی گئیں ان میں سے ایک یہ بھی تھی۔ کہ گاندھی جی کی خواہش کے مطابق ورکنگ کمیٹی کے ممبر نامزد کئے جائیں کے الفاظ کاٹ دئیے جائیں۔ اور اس کے متعلق کہا گیا۔ کہ یہ بات کانسٹی ٹیوشن کی سپرٹ کے منافی ہے کانسٹی ٹیوشن کا ہرگز یہ مدعا نہیں۔ کہ پریذیڈنٹ محض کٹھ پتلی ہو۔ بلکہ وہ عوام کو طاقت دے۔ اور ان کی راہ نمائی کرے۔

ریزولیوشن میں الزام والے حصہ کو مسٹر سبھاش پر بے اعتمادی کا اظہار قرار دیا گیا۔ مگر تمام ترمیمیں اور اصل ریزولیوشن کثرت آراء سے پاس ہوگیا۔

خیال کیا جاتا تھا کہ اس ریزولیوشن کے پاس ہو جانے پر مسٹر سبھاش صدارت سے مستعفی ہو جائیں گے۔ مگر ایسا نہیں ہوگا۔ بلکہ مسٹر سبھاش اس ریزولیوشن کی تعمیل کریں گے۔ انہوں نے ایک پریس انٹرویو میں کہا۔ کہ جس پروگرام پر میں نے صدارتی انتخاب میں حصہ لیا تھا۔ یہ قرارداد اس پر کوئی اثر نہیں ڈالتی۔ اس لئے میرے مستعفی ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ پنڈت پنت نے بھی اپنی قرارداد پر اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے کہا تھا۔ کہ اس کا مقصد صدر کے خلاف اظہار عدم اعتماد نہیں۔

مذکورہ بالا قرارداد کے علاوہ ہندوستانی ریاستوں۔ معاملات خارجہ غیر ممالک کے ہندوستانیوں۔ اور فلسطین و بلوچستان کے متعلق ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ ریاستوں کے متعلق ریزولیوشن میں ورکنگ کمیٹی کو اختیار دیا گیا۔ کہ وہ جب ضروری سمجھے ریاستوں کے معاملات میں مداخلت کر سکتی ہے

والیان ریاست کو وائسرائے ہند کی نصیحت

نئی دہلی ۱۳ مارچ آج ایوان والیان کے کھلے اجلاس کی رسم افتتاح ادا کرتے ہوئے وائسرائے ہند نے کہا۔ کہ فیڈریشن کے معاملہ میں والیان ریاست کے مشوروں پر غور و فکر کرنے کے بعد ایک نئی سکیم مرتب کر کے بھیج دی گئی ہے۔ جواب کا انتظار ہے۔ ممکن ہے فیڈرل کی سکیم میں خامیاں رہ گئی ہوں۔ لیکن اسے ہندوستان اور برطانیہ کے بڑے بڑے دماغوں نے حل کر بنایا ہے۔ خامیوں کا علم عملی تجربہ کے بعد ہی ہو سکتا ہے۔

اس کے بعد وائسرائے ہند نے والیان ریاست کو مشورہ دیا۔ کہ زمانہ کی رفتار کے ساتھ وہ بھی اپنے طرز عمل میں تبدیلی پیدا کریں۔ اور اپنی رعایا کی جائز شکایتوں اور تکلیفوں کو رفع کریں۔ آپ نے والیان ریاست کو یقین دلایا۔ کہ طرز حکومت میں ترمیم و اصلاح کا کام انہی کے ذمہ ہے۔ حکومت برطانیہ اس معاملہ میں ہرگز مداخلت نہیں کرے گی۔ والیان ریاست رعایا کے لئے بمنزلہ باپ کے ہوتے ہیں۔ ان کا فرض ہے کہ رعایا کے ہر فرد کے ساتھ یکساں سلوک ہوتا دیکھیں۔ آپ نے کہا بعض چھوٹی ریاستیں قلت آمد کی وجہ سے نظام حکومت اچھی طرح نہیں چلا سکتیں۔ انہیں چاہیئے کہ کسی قریبی ریاست کے ساتھ مل کر کام چلائیں۔ حکومت ہند اس معاملہ میں ہر ممکن امداد کرے گی۔ آخر میں آپ نے والیان ریاست کو نصیحت کی۔ کہ آپس میں اتحاد و اتفاق سے رہیں۔ اگر کسی ایک ریاست میں رعایا کے ساتھ بہتر سلوک نہ ہو۔ تو دوسرے والیان ریاست اخلاقی دباؤ سے کام لے کر صورت حالات میں اصلاح کریں:۔

پنجاب اسمبلی کے اجلاس کی ضروری روئداد

۱۳ مارچ پنجاب اسمبلی کا جو اجلاس منعقد ہوا۔ آغاز میں سوال و جواب ہوئے۔ سوالات کے گھنٹہ کے بعد آنریبل سپیکر نے اعلان کیا۔ کہ انہیں التوا کی ۲۰ تحریکیں موصول ہوئی ہیں۔ مگر ان امور پر چونکہ بجٹ کی بحث کے دوران میں بحث ہو سکتی ہے۔ اس لئے سب کو آؤٹ آف آرڈر قرار دیتا ہوں۔ ایک سوال کے جواب میں وزیر اعظم نے کہا کہ ملازمتوں کے متعلق موجودہ گورنمنٹ کی عام پالیسی یہ ہے کہ ۵۰ فیصدی مسلمانوں کو ۳۰ فیصدی ہندوؤں اور دیگر اقوام کو اور ۲۰ فیصدی سکھوں کو دی جاتی ہیں۔ محکمہ جات کو اس امر کی ہدایت کر دی گئی ہے۔ کہ وہ بھرتی کرتے وقت اس تناسب کو قائم رکھیں۔ یہ بھی فیصلہ کیا گیا ہے کہ ۶۶ فیصدی زمیندار لئے جائیں۔ اور بعض ایسے محکمے جن کا تعلق براہ راست زمینداروں کے ساتھ ہے۔ ان کی تعداد ۸۰ فیصدی تک ہو۔

ایک اور سوال کے جواب میں وزیر اعظم نے آئینی کاشتکار کی تعریف یہ بتائی۔ کہ (۱) آئندہ ہر اس قوم کے افراد کو زراعت پیشہ قرار دیا جائے گا۔ جو قانون انتقال اراضی کی رو سے آئینی یا نوٹیفائڈ کاشت کار قرار دئیے جا چکے ہیں (۲) موروثی مالکان اراضی

(۳) وہ لوگ جن کے گذارہ کا انحصار کھیتی باڑی پر ہے۔ اور جو خود ہل چلاتے ہیں۔

بعض کانگرسی ممبروں نے بجٹ کے بعض امور سے گو اختلاف کا اظہار کیا۔ لیکن اس کے تسلی بخش پہلوؤں پر حکومت کو خراج تحسین بھی ادا کیا۔

احراری لیڈروں کی عجیب و غریب تقریریں

۱۲-۱۳ مارچ کو لاہور میں احراریوں کی ڈسٹرکٹ پولیٹیکل کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں تمام احراری اور کانگرسی جمعیۃ العلماء کے مولویوں نے تقریریں کرتے ہوئے مسلمانوں کو تلقین کی کہ وہ ہندوؤں کے ساتھ مل کر کام کریں۔ مولوی عطاء اللہ صاحب بخاری نے کہا کہ ہندوستان صرف اسی صورت میں آزاد ہو سکتا ہے۔ کہ ہندوؤں سے تعاون کیا جائے سب مسلمان کھدر پہنیں۔ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب نے کہا۔ کہ کانگرس عنقریب فیڈریشن کے خلاف جنگ شروع کرنے والی ہے۔ اور مسلمانوں کو چاہیئے کہ مجلس احرار کی رہنمائی میں اس جنگ میں پورے زور کے ساتھ حصہ لیں۔ ہندوستانی مسلمان غلامی کی بیماری میں مبتلا ہیں۔ اور اس سے اسی صورت میں نجات حاصل کر سکتے ہیں کہ کانگرس میں شامل ہو جائیں۔ مولوی احمد سعید صاحب نے کہا کہ پنجاب میں رجعت پسندی کا دور دورہ ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں کے لوگ اپنے ووٹوں کا صحیح استعمال نہیں کرتے۔

حال میں کانگرسی جمعیۃ العلماء کا جو اجلاس دہلی میں ہوا ہے۔ اس میں تقریر کرتے ہوئے مولوی عطاء اللہ صاحب بخاری نے کہا تھا۔ کہ مسٹر جناح یزید اور مسلم لیگ یزیدی ہیں۔ مقامی انقلاب کے نامہ نگار کی روایت ہے۔ کہ آپ نے یہ بھی کہا۔ کہ اگر ہمیں مدینہ کو آزاد کرانے کے لئے دھوتی باندھنا چوٹی رکھنا۔ اور جنیو پہننا بھی پڑے تو ہم اس کے لئے بالکل تیار ہیں۔

یہ تقریر جس مجلس میں کی گئی۔ اس میں احرار اور جمعیۃ کے تمام بڑے بڑے مولوی شامل تھے۔

آزادی کا پرچم لہرانے کی رسم شیخ حسام الدین صاحب نے ادا کی۔ اور اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہمیں پنجاب کی رجعت پسند حکومت کا خاتمہ کرنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔ اسی طرح سید حبیب صاحب نے بھی اپنی تقریر میں اسی بات پر زور دیا۔ اور کہا کہ ہماری مصیبتوں کا صحیح علاج اسی وقت ہو سکے گا۔ جب موجودہ وزارت کو توڑ دیا جائے گا۔

مسلم پریس نے تو اس کانفرنس کو کوئی اہمیت نہیں دی۔ لیکن ہندو اخبار بڑے بڑے جلی عنوانات کے ساتھ اس کارروائی کو دو تین روز شائع کرتے رہے ہیں۔

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲- ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم ۱

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسکہ چراغ الدین ولد نتھے خان ذات ترکھان سکنہ بھوپال والا۔ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام ڈسکہ درخواست کی سماعت کے لئے مؤرخہ **۲۹ مارچ** ۱۹۳۹ء مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جائیے مذکور ڈسکہ پر جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔۔ مؤرخہ ۹ مارچ ۱۹۳۹ء

(دستخط) جناب سردار شودیو سنگھ صاحب بی اے ایل ایل بی چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

(بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲- ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم ۱

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسکہ دولت رام ولد چوہدری رام ذات ککرے سکنہ قاضیاں تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ بورڈ نے بمقام چنیوٹ درخواست کی سماعت کے لئے مؤرخہ ۹/۳/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جائیے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مؤرخہ ۲۵/۲/۳۹

(دستخط) خانصاحب میاں نور الدین صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ چنیوٹ ضلع جھنگ۔

(بورڈ کی مہر)

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں

راجکوٹ ۱۳ مارچ۔ وائسرائے سے ملاقات کرنے کے لئے گاندھی جی آج دہلی روانہ ہو گئے۔ روانگی سے پیشتر ٹھاکر صاحب اور دیوانِ ریاست نے ان سے ملاقات کی۔ امید ہے۔ کہ اس ملاقات کے بعد ۲۰ مارچ تک آپ واپس راجکوٹ آ جائیں گے۔

دہلی ۱۳ مارچ مرکزی اسمبلی میں مسلم لیگ پارٹی کی طرف سے ایک تحریک التوا پیش کی گئی۔ تاکہ ریلوے میں مسلمانوں کو تناسب کے لحاظ سے ملازمتیں نہ دئے جانے پر بحث کی جا سکے۔ اس پر پانچ گھنٹہ بحث ہوتی رہی۔ آخر ہوم ممبر نے یقین دلایا۔ کہ اس بارہ میں وہ ضرور مناسب کارروائی کرینگے اور اس پر قرارداد واپس لے لی گئی۔

بنگلور ۱۳ مارچ میسور گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ یہودیوں کو ریاست میں آباد ہونے کی عام اجازت ہے۔

ترِویندرم ۔ ۱۳ مارچ۔ تری پوری کانگرس نے ریاستوں میں مداخلت کا جو حق ورکنگ کمیٹی کو دیا ہے۔ اس کے پیش نظر ریاست ٹراونکور کے دیوان سر سی۔ پی رام سوامی نے اعلان کیا ہے۔ کہ ریاست ٹراونکور اس قسم کی مداخلت کو ہرگز برداشت نہیں کرے گی۔

شولا پور ۔ ۱۳ مارچ ایک عظیم الشان جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے۔ مسٹر شنکر آچاریہ نے کہا۔ کہ میں حیدرآباد کے ستیہ آگرہ میں آریوں کی پوری پوری مدد کروں گا۔ اور اگر مذہبی پابندیاں دور نہ کی گئیں۔ تو دس لاکھ سادھوؤں کے ساتھ ستیہ آگرہ کروں گا۔

پشاور ۱۳ مارچ۔ آج بازار قصہ خوانی میں ایک سکھ کے پیٹ میں چھرا گھونپ کر اسے ہلاک کر دیا گیا۔ حملہ آور ایک گلی میں روپوش ہو گیا۔ تاہم دو مسلمانوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ شہر میں پولیس کا زبردست پہرہ لگا دیا گیا ہے۔

ہری پور ہزارہ ۔ ۱۳ مارچ ریاست امب نے جبری تعلیم کا نفاذ کر دیا ہے۔ دس سال سے کم عمر کے بچوں کو لازمی طور پر سکولوں میں داخل کرانا پڑے گا۔ غریب لڑکوں کے لئے کتابیں بھی ریاست کی طرف سے مہیا کی جائیں گی۔

دہلی ۔ ۱۳ مارچ آج مرکزی اسمبلی میں مسٹر عبدالقیوم صاحب کانگرسی نے گورنر سرحد اور عبدالغفار خان صاحب کی ملاقات کے سلسلہ میں بعض سوالات دریافت کئے فارن سکرٹری نے کہا۔ کہ اس کی تفاصیل کا علم نہیں۔ یہ ملاقات قطعی طور پر پرائیویٹ اور غیر رسمی تھی۔ اس پر مسٹر عبدالقیوم صاحب نے کہا کہ "حکومت جہنم میں جائے" فارن سکرٹری نے ان الفاظ کے خلاف پروٹسٹ کیا۔ اور ان کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ چنانچہ آپ نے یہ الفاظ واپس لے لئے۔ ایک اور سوال کے جواب میں فارن سکرٹری نے کہا کہ تین ہندوستانی فرانس سے خارج کئے گئے تھے۔ اور حکومت ہند حکومت فرانس کو اس حکم کی تنسیخ پر آمادہ کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکی۔ کیونکہ وہ فرانس کے اندرونی معاملات میں دخل نہیں دے سکتی۔

دہلی ۱۳ مارچ کونسل آف سٹیٹ میں ریلوے کے ریفریشمنٹ روموں میں شراب فروشی کی ممانعت کے بل پر بحث ہوئی اور وہ کثرت آرا سے مسترد ہو گیا۔

چنگ کنگ ۱۳ مارچ چینی افواج نے صوبہ شانسی میں تین اطراف سے جاپانیوں پر جوابی حملہ شروع کر دیا ہے۔ جاپانی ہوائی جہازوں نے کاروباری علاقہ پر اسی بم گرائے۔ چینیوں نے سرکاری دفاتر شہر سے باہر منتقل کر دیئے ہیں۔ اور شہریوں کو باہر نکالنے کیلئے ستر جہاز استعمال کئے جا رہے ہیں۔

قاہرہ ۔ ۱۳ مارچ۔ الاہرام لکھتا ہے کہ عراق میں بغاوت اور غدر پھیلانے کی جو کوشش حال میں کی گئی ہے۔ اس کا مقصد یہ تھا۔ کہ شاہ غازی کو تخت سے اتار کر ان کی جگہ ان کے چچا امیر زید کو بادشاہ بنا دیا جائے۔ اس سازش میں امیر زید کا کوئی حصہ نہیں۔ اس سازش میں شریک کئی عراقی لیڈر فرار ہو کر شام پہنچ گئے ہیں

حیدرآباد دکن ۱۳ مارچ۔ آج یہاں ایک بم پھٹنے کا حادثہ ہوا۔ جس سے ایک آدمی مجروح ہوا۔ یہاں بم پھٹنے کا یہ چوتھا واقعہ ہے۔

شیخوپورہ ۱۳ مارچ۔ پرسوں رات یہاں نیز بعض نواحی علاقوں میں شدید بارش ہوئی جس کے ساتھ ژالہ باری بھی ہوئی۔ فصلوں کو شدید نقصان پہنچا ہے۔

لاہور ۱۳ مارچ افغانستان سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ شدید برفباری کی وجہ سے جلال آباد اور کابل میں آمد و رفت مسدود ہو گئی ہے۔ موٹر کے ذریعہ جانے والی ڈاک ۱۷ روز کی تاخیر کے بعد یہاں پہنچی ہے۔

تری پوری ۔ ۱۳ مارچ کانگرس کے اجلاس میں پنڈت نہرو کی یہ تجویز منظور ہو گئی ہے۔ کہ آئندہ اجلاس کرسمس کے دنوں میں صوبہ بہار میں منعقد کیا جائے۔

لنڈن ۱۳ مارچ۔ ایک برطانوی جہاز کو جو سامان خورد و نوش سے لدا ہوا تھا۔ ویلنشیا کے قریب فرانکوی حکام نے گرفتار کر لیا۔ کیونکہ اس نے باغی حکومت کے احکام کی خلاف ورزی کی تھی۔ اسے بحفاظت جبل الطارق بھیج دیا گیا۔

لنڈن ۔ ۱۳ مارچ۔ آج برطانوی کیبنٹ کا جلسہ ہوا۔ جس میں قضیہ فلسطین کے متعلق آخری تجاویز پر بحث کی گئی۔ ان تجاویز پر بدھ کے روز پھر غور کیا جائے گا۔ اور اسی روز پہلے پہر عرب اور یہود مندوبین کو سنا دی جائیں گی۔

پٹنہ ۱۳ مارچ بہار مسلم لیگ نے اپنے سالانہ اجلاس میں فیصلہ کیا ہے۔ کہ اگر اس صوبہ میں ودیا مندر سکیم نافذ کی گئی۔ تو مسلمان اس کے خلاف سول نافرمانی کریں گے ایک قرارداد میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ میونسپل ایکٹ واپس لے لیا جائے۔ کیونکہ اس میں مخلوط انتخاب کا طریق نافذ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

میونچ ۱۳ مارچ۔ ایک نیبر لیڈر نے ہزاروں نازیوں کے مجمع میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہمیں رہنے کے لئے زیادہ جگہ کی ضرورت ہے۔ اور ہٹلر کی قیادت میں ہم ضرور اپنی نو آبادیات واپس لیں گے۔ ہم اس دنیا میں کھلے بندوں رہنا چاہتے ہیں اور اس معاملہ میں کسی قسم کی مفاہمت گوارا نہیں کر سکتے۔

جموں ۔ ۱۳ مارچ مہاراجہ صاحب کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ موجودہ اسمبلی کی میعاد ۱۵ اگست کو ختم ہو جائے گی۔ اور آئندہ کونسلروں کی تعداد دوگنا کر دی جائے گی۔ جن میں ⅓ نامزدہ اور باقی منتخب شدہ ہوں گے۔

واشنگٹن ۱۳ مارچ حکومت امریکہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ گذشتہ فروری میں برطانیہ نے ستر لاکھ اور فرانس نے پچاس لاکھ ڈالر کے طیارے امریکہ سے خریدے ہیں۔ جنوری سے لیکر اب تک برطانیہ نے ایک کروڑ ۵۵ لاکھ ڈالر مالیت کے ہوائی جہاز خریدے ہیں۔

تری پوری ۔ ۱۳ مارچ صوبہ سرحد میں آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے انتخابات ناجائز قرار دئے گئے ہیں۔ اور صدر نے حکم دیا ہے کہ نئے سرے سے انتخابات ہوں۔

تریپوری ۱۳ مارچ گذشتہ ہفتہ میں یہاں سے دس لاکھ الفاظ بذریعہ تار باہر بھیجے گئے۔ ٹیلیفون کے ڈیڑھ ہزار ٹرنک کال ہوئے ہسپتال میں پانچ ہزار مریضوں نے علاج کرایا۔ ہر روز چار بار ڈاک تقسیم ہوتی رہی۔ ۱۵ سے کانگرس کا دفتر یہاں سے بند ہو کر الہ آباد میں کھلے گا۔

بمبئی ۔ ۱۳ مارچ بعض سکھوں کی طرف سے حیدرآباد کی ستیہ آگرہ میں تعاون کے اعلانات پر ہندو مہاسبھا کے صدر بیرسٹر ساورکر نے ماسٹر تارا سنگھ کے نام ایک خط میں ان کا شکریہ ادا کیا اور لکھا ہے۔ کہ ہندوستان ہندوؤں اور سکھوں کی مشترکہ میراث ہے۔ اگر ہندو اور سکھ اسی طرح متحد رہیں۔ تو ہمارا مستقبل بہت شاندار ہو سکتا ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی